سوچ بچار کر کے کر سکتی ہے ۔ قرار داد مقاصد کو عدلیہ نے بالائے دستور حیثیت دے رکھی' لیکن ہمارے حکمرانوں نے اس کا کتنا لحاظ رکھا؟ فیڈرل شریعت کورٹ کو نیک نیتی سے بنایا جاتا تو اس کی دوسری ہی شان ہوتی اور عدالت کو اس کے بارے میں ریمارکس دینے کی گنجایش نہ ملتی ۔ اشارات میں اعتدال اور توازن سے بات کہی گئی ہے اور عدلیہ کو بھی توجہ دلائی گئی ہے ۔

قانون کی حدود میں رہتے ہوئے عدالت عالیہ کے دلائل سے اختلاف کیا جا سکتا ہے اور کیا جاتا ہے ۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ عدالت عالیہ میں کسی اور مقدمے کے دوران عدالت نئے اور مضبوط دلائل کی روشنی میں اپنے پچھلے موقف میں تبدیلی کر لے' جیسا کہ ذوسا بھائی کیس اور دوسرے مقدموں میں ہوا ۔ یہی بات "اشارات" میں کہی گئی ہے ۔ "وقت آ گیا ہے کہ وہ (عدالت عالیہ) جرات کر کے اپنے سابقہ فیصلے پر نظرثانی کرے اور قرار داد مقاصد (۲-اے) کو دستور کا بالا ترین' بنیادی ناقابل ترمیم حصہ قرار دے اور دستور کی جو دفعہ یا قانون اس سے متصادم ہو' اس پر عمل در آمد کو غیر موثر کر دے ۔ پھر ۲-اے سے استدلال کر کے' جب اور جیسا موقع آئے وہ اسلام کے تمام بنیادی حقوق' جمہوری اصول اور عدلیہ کی آزادی کو بھی یہی مقام دے کہ یہ چیزیں بھی ناقابل ترمیم ہیں" ۔ (ص ۱۶)

"کن اصحاب عدل کے ہاتھ میں بغیر کسی گرفت اور جواب دہی کے اختیار دینے کی تائید کی جا رہی ہے ؟" صرف ایک موہوم خدشہ ہے ۔ حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ۔ پاکستان کا موجودہ دستور بہت حد تک اصحاب عدل کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے ہے ۔ ہر فیصلہ لکھتے وقت انھیں قانون اور دستور کی بالادستی کا بھی خاص خیال رکھنا ہوتا ہے' اور ساتھ ہی اپنی عزت و وقار کا بھی ۔ اس لیے کہ یہ فیصلہ نہ صرف ملک میں بلکہ دنیا بھر میں قانونی ماہرین' اصحاب دانش اور دوسرے اہل علم کی نگاہ میں ان کا مقام متعین کرے گا ۔ جواب دہی کا یہ ایک اہم پہلو ہے ۔ اگر عدلیہ کے سب ہی اصحاب سیکولر ذہن کے ہو جائیں تو بھی دستور ان کو اپنی گرفت میں رکھے گا اس لیے کہ انھیں اسی دستور کے حدود میں رہتے ہوئے تعبیر و تشریح کرنی ہے ۔ یہ تو ممکن ہے کہ وہ کسی بات کی اہمیت کو بڑھا دیں جو اسلام کے نقطہ نگاہ سے کم اہمیت کی متقاضی ہو اور دوسری کسی بات کی اہمیت کم کر دیں جو اسلام کے حوالہ سے زیادہ اہمیت چاہتی ہو' لیکن یہ ممکن نہیں کہ قرار داد مقاصد حذف کر دیں' اسلام کو بحیثیت مذہب کے نکال دیں' قرآن و سنت کے خلاف قانون نہ بنانے والی شق ختم کر دیں' بنیادی حقوق ختم کر دیں ۔ الحمدللہ کہ ہمارے معتدبہ اصحاب عدل تابناک کردار کے حامل رہے ہیں ۔

مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی رائے اپنی جگہ کہ تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں میدان جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہوئی ہیں ۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ عدالت کے ایوانوں سے ہی انصاف ملتا ہے !

قومی مشروب
نورس
لذت
ٹھنڈک
اور
تازگی
کے لئے
یہی بہترانتخ